السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لندن سے محمد افضل سوال کرتے ہیں کچھ بھائی کہتے ہیں کہ جس شخص کے والدین نے حج نہیں کیا وہ اپنا حج نہیں کرسکتا یہاں تک کہ پہلے والدین کا حج ادا نہ کرلے۔ اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حج کی فرضیت کے بارے میں اللہ رب العزت کا یہ فرمان اصل بنیاد ہے اور اسی کی روشنی میں فرض ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ﴿٩٧﴾... سورة آل عمران

''اللہ کی طرف سے اس شخص پر حج فرض ہے جو بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔''

ظاہر ہے یہاں طاقت سے مراد اوراہ ہے کہ اس کی مالی پوزیشن ایسی ہو کہ حج کے سفر کے جملہ اخراجات برداشت کرسکے اور واپس آنے تک اپنے اہل خانہ کے اخراجات بھی پورے کرسکے۔

اب باپ ہو یا بیٹا جس کی اپنی اقتصادی حالت ایسی ہے کہ حج فرض ہوجاتا ہے تو پھر انہیں ایک دوسرے کا انتظار کئے بغیر حج کرنا ہوگا۔ اگر ایک آدمی کے والدین پر حج فرض ہی نہیں ہے تو اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ پہلے اپنے والدین کا حج کرے۔

اور اگر کوئی آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرنا چاہتا ہے کیونکہ والدین کسی عذر کی بنا پر حج نہیں کرسکتے' تب بھی اسے پہلے اپنا حج کرنا ہوگا اس کے بعد ہی والدین کا حج کرسکتا ہے۔ کیونکہ جو آدمی کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا چاہتا ہے اس کے لئے پہلے اپنا حج کرنا ضروری ہے ورنہ وہ حج بدل نہیں کرسکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص354

محدث فتویٰ